

سونامی کا خطرہ — پاکستان کی دلہیزیر پر!

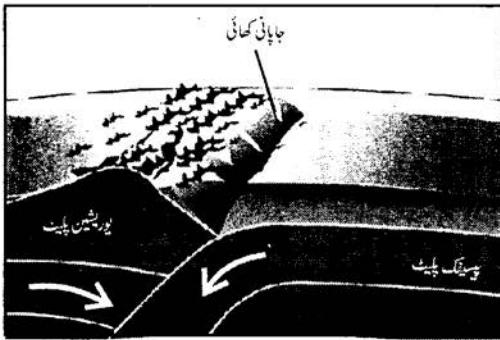
زیر نظر مضمون اسی حوالے سے اردو سائنس میگزین کے تاریخیں کی نظر کیا جا رہا ہے اور ارباب حل و عقد کے لیے بطور خاص یہ سطور ایک گزارش کے درجے میں پوش خدمت ہیں۔ اس مضمون کو ایک امکانی پیش گوئی (Probable Forecast) بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہماری دعا تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجده کریم اپنے فضل خاص سے پاکستان کو ہر برا، ہر بوا، ہر بجا اور ہر ابتلاء سے بیشہ حفظ رکے (آئین!)، تاہم سامنے دھائی دیتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر ان مندرجہ اتفاقیں ہوتا ہے کہ وقت سے پہلے تیاری کی جائے نہ کہ سر پر پڑنے کے بعد ہوش آئے۔ اس مضمون میں پاکستان کے ساحلی علاقوں پر سونامی طوفان کے خطرے کے حوالے سے موجود ارجیاتی اور میکانی خصائص کا جائزہ لیا گیا ہے۔

در اصل جاپان اور پاکستان کے ساحلی علاقوں کے "میکانی ماحول" میں خاصی مشابہت پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی جاپان اور پاکستان کے حالات میں اس لحاظ سے کمی مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جاپانی بندرگاہوں کی طرح گوار اور کراچی کی بندرگاہیں پاکستان کی معیشت اور صنعت و حرفت کی شرگ (Life Line) ہیں۔ جاپان کے فوکو شیما نیوکلیئر پار پلانٹ کی طرح پاکستان کا اہم ترین نیوکلیئر پار پلانٹ، کینپ (KANUPP) بھی ساحل سمندر کے نزدیک واقع ہے۔ فولاد سازی ایسی اہم صنعتیں اور ہوائی اڈے بھی ہمارے ساحلی علاقوں میں موجود ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

پاکستان اور جاپان کے میکانی ماحول کا مقابل
پہلے ہم بطور تبہید وضاحت کر دیں کہ زمین کی بالائی پرت، جو قشر ارض (Earth's Crust) کہلاتی ہے، زمین کے گرد لوپنے ہوئے ایک

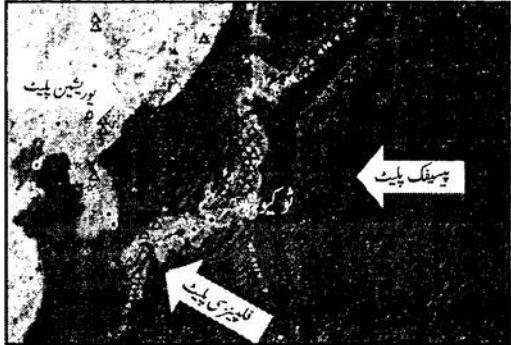
اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پایاں کریمی کے سبب انسان کو عقل ایسی نعمت عطا کی تاکہ وہ دنیا میں اُس کی اس نعمت سے کام لے کر اپنی زندگی میں آسانی اور آسانی کے اسباب مہیا کرے اور اس کی شکر گزاری کا روایہ اختیار کرے۔ مشاہدہ اور تجربہ انسان کو غور و فکر کے موقع فرامہ کرتے ہیں اور اس روشنی میں وہ اپنے لیے بہتر موقع کا انتخاب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مارچ 2011ء کے جاپانی زلزلے اور اس کے نتیجے میں برپا ہونے والی سونامی نے اہل پاکستان کو اپنے ساحلی علاقوں کے حوالے سے بروقت تنبیہ اور پیشگوئی تیاری کا موقع فرامہ کیا ہے۔ اس میں ہمارے لیے یہ حق ہے کہ ہم اپنے حالات کا جائزہ لیں کہ کہیں ہم بھی اسی قسم کے حالات میں بختا ہونے کے خطرات سے تو دوچار نہیں ہیں۔ علم ارضیات کی رو سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ بد قسمتی سے ایسا ہی ہے۔

پاکستان کا ساحلی علاقہ، جو صوبہ بلوچستان میں کمران کی پٹی اور جیوانی سے گواہ، پیشی، سونمیانی، آرماد اور گذانی سے لے کر کراچی تک پھیلا ہوا ہے، زمانیہ قدر یہی سے چھوٹے بڑے زلزلوں کی آمادگاہ بنا رہا ہے۔ اس علاقے میں نسبتاً زیادہ طاقت (Magnitude) کے زلزلوں نے جاہی و بر بادی کی ایک تاریخی رقم کی ہے۔ زمین کا شق ہونا، انسانی آبادیوں کی ہلاکت، جگہ جگہ آگ کا بھڑک اٹھنا، زمین کی بڑے پیالے نے پر ٹکست و ریخت، پیڑا یوں، چٹانوں اور عمارت، مکانات اور گھر بار کا انهدام ان زلزلوں کا بدیکی تجربہ ہے۔ لیکن ان سب پر مستزاد زلزلے کے معابد بلائے بے اماں کی طرح سونامی کے سانپ کا نمودار ہونا اور ساحلوں پر پہنچ کر جاہی و بر بادی پھیلانا بھی اس کے مکمل خطرناک ضمیم نتائج میں سے ایک ہے، جس کا مشاہدہ حال ہی میں جاپان میں ساری دنیا کرچکی ہے۔

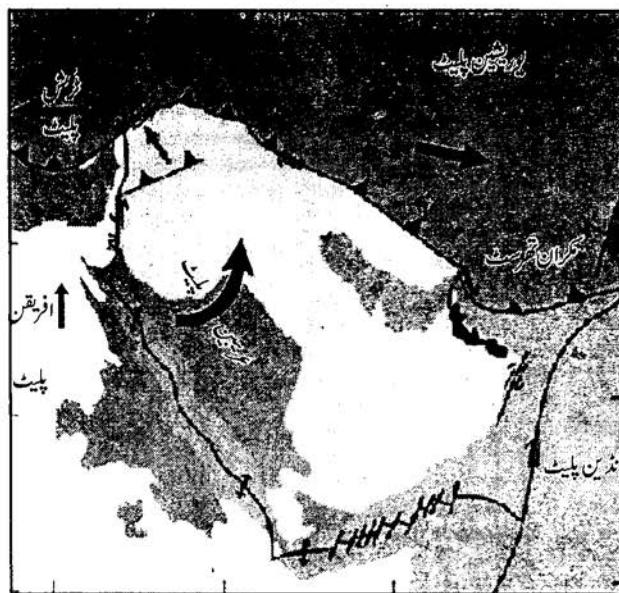


جاپان کے نزدیک پیسیفیک پلیٹ کا یوریشن پلیٹ کے نیچے دھنساؤ۔

پلیٹوں کے جاری دھنساؤ کی وجہ سے ازمہ قدیم اور اراضی قریب میں زلزلے بروپا ہوتے رہے ہیں۔ جس طرح جاپان تین ٹیکھانی پلیٹوں کے مقام اتصال کے قریب واقع ہے، اسی طرح پاکستان کے ساحلی علاقہ، بطور خاص کراچی، تین ٹیکھانی پلیٹوں یعنی عربین پلیٹ، انڈوپاک پلیٹ اور یوریشن پلیٹ کے عغم کے پاس واقع ہیں۔



جاپان کے قریب سمندر میں واقع تین پلیٹی جنکشن مسلسل غلاف کی طرح نہیں ہے، بلکہ کئی چھوٹے ٹکڑوں پر مشتمل ہے۔ ان ٹکڑوں کو Tectonic Plates یا ساختائی پلیٹ کہا جاتا ہے۔ یہ پلیٹ ساکن نہیں ہیں بلکہ انتہائی سرتقری سے تحرک ہیں۔ اپنی اس حرکت کی وجہ سے پلیٹ، ایک دوسری سے گزٹی اور ٹکراتی ہیں، جس کے نتیجے میں زمین کے کئی جغرافیائی مظاہروں جو دو میں آتے ہیں جن میں سے ایک زلزوں کا دفعہ پذیر ہونا ہے۔



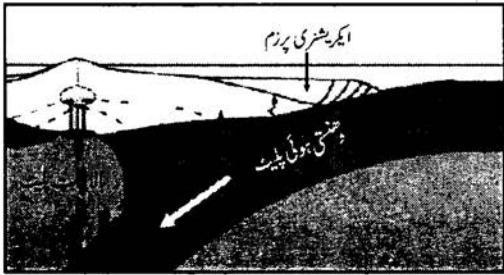
کراچی کے نزدیک سمندر میں واقع تین ٹیکھانی پلیٹوں کا سنگم

واضح رہے کہ محض دو ٹیکھانی پلیٹوں کی سرحد (Boundary) کا اور کراچی کے جنوب میں پایا جاتا ہے۔ یہاں پر عربین پلیٹ کا بحری فرش (Littoral Man) یوریشن پلیٹ کے نیچے دھستا جا رہا ہے۔ ان دو ٹیکھانی

علاقہ جو بعض صورتوں میں یہیں کلوئیز چوڑا اور سیکڑوں کلومیٹر طویل ہوتا

جاپان ایسا ملک ہے جو تین ٹیکھانی پلیٹوں پیسیفیک پلیٹ (Pacific Plate)، یوریشن پلیٹ (Eurasian Plate) اور قلپائن سی پلیٹ (Philippines Sea Plate) کے مقام اتصال (Junction) کے بالکل نزدیک واقع ہے۔ اس کے مشرق میں پیسیفیک پلیٹ ہے، جس کا بحری فرش یوریشن پلیٹ کے نیچے ڈھنس رہا ہے جبکہ یوریشن پلیٹ کے اسی شرقی کنارے کے میں اور ملک جاپان آباد ہے۔ یہ مسلسل دھنساؤ (Subduction) چھوٹے ہوئے اور بہت ہوئے زلزلے پیدا کرنے کا سبب بنتا رہتا ہے۔ ٹیکھانیکی کی زبان میں ایسے علاقے کو سب ڈکش زون (Subduction Zone) کہا جاتا ہے۔

اب دیکھیے کہ کچھ ایسا ہی ٹیکھانی ماحول گوار، کمران



بالا دست پلیٹ جوں جوں زیرین پلیٹ (دهنسنے والی) پر آگئے بڑھتی جاتی ہے، اس پر سے رسوبات کو کھرج کر اپنے آگئے ایک ڈھیر کی صورت میں اکٹھتا کرتی جاتی ہے جس سے ایکریشنسی پرزم کہتے ہیں۔

شدہ رسوبات کھرج کر اپنے آگے جمع کرتی جاتی ہے۔ یہ قدرتی ارضیائی کھرچاڑ کچھ اس طرح عمل پذیر ہوتا ہے جس طرح بلڈوزر آگے بڑھتے ہوئے مٹی جمع کرتا جاتا ہے۔ اس طرح جمع ہونے والی مٹی یا سندری رسوبات کی شکل ایک منشور (Prism) سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ (دیکھیے، اوپر دی گئی شکل) اسی طرح یہ رسوبات کھرچاڑ کے عمل کے آغاز پر مقدار میں کم ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ جمع ہو کر مقدار میں زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ اس عمل کو انگریزی میں Accretion کہتے ہیں اور ادو میں اسے "افراش" کہہ سکتے ہیں۔ سندری رسوبات کے کھرچاڑ کے لاکھوں برسوں کے عمل سے بننے والے بلوچستان کے ساحلی علاقے کو مکران ایکریشنسی پرزم

(Makran Accretionary Prism) کا نام دیا گیا ہے۔

زیر آب مکران سبد کشن زون اور جزوی طور پر خلکی پرواقع مکران ایکریشنسی پرزم ایک دوسرے کے متوازی گمراہ ایک دوسرے سے بیٹوں کو میٹر کے فاصلے پر شرقاً غرباً پھیلے ہوئے ہیں اور مشرق میں جب شہر پاکستانی بلوچستان سے لے کر مغرب میں ایرانی بلوچستان تک کئی سو کلومیٹر طویل علاقے پر وسعت پذیر ہیں۔ گویا مکران سبد کشن زون کی سو میٹر گہرے سندر میں پاکستان اور ایران کے بلند و بالا ساحل کے متوازی پھیلایا چلا گیا ہے۔

زلزلہ کیسے آتا ہے؟

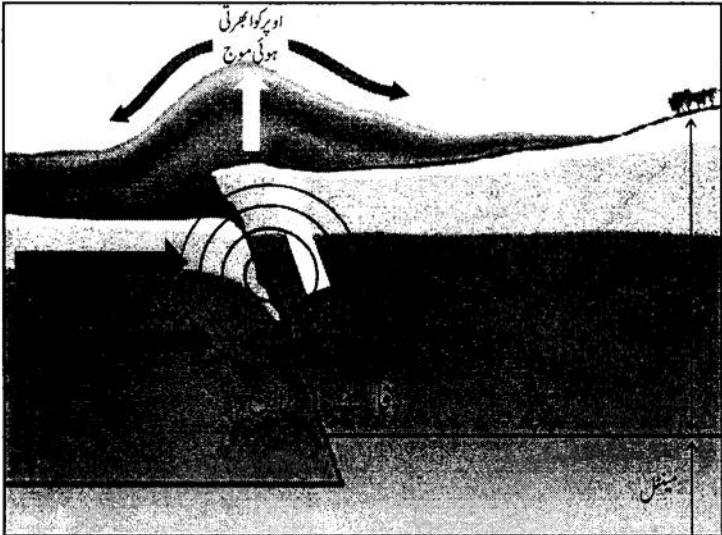
کسی بھی سبد کشن زون میں اوپر والی پلیٹ اور اس کے نیچے دھنے

ہے، میکانی پلیٹوں کے ٹکڑا (Strike-slip)، رگ (Collision) و ڈھنا (Subduction) اور ہٹاؤ (Obduction) میکانی عمل کی قوت، شدت اور مدت کے مطابق زلزلوں اور آتش فشاںوں کے ارضیائی مظاہر و قوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے میں تصویر کیا جاسکتا ہے کہ روئے زمین پر وہ علاقے جہاں تین میکانی پلیٹوں کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں، وہاں ارضیائی اور میکانی سرگزی کس بڑے پیمانے پر وقوع پذیر ہوتی ہوگی۔ اس کا تجربہ اہل جاپان کو برداشت اور باقی دنیا کو پا لو اس طب ہو چکا ہے۔ جاپان کا کیش جنی زلزلہ اور سونا می منہ زور میکانی مظاہر کا عملی نمونہ ہیں۔

میکانی پلیٹوں کی حرکت اور "اکھریشنسی پرزم"

آئیے اب ہم دیکھتے ہیں کہ عربین پلیٹ کا خلیج عمان اور بحیرہ عرب کے سندری فرش والا حصہ یوریشیائی پلیٹ کے نیچے کیوں ڈھن رہا ہے۔ دراصل عربین پلیٹ جنوب سے شمال کی طرف اور یوریشیائی پلیٹ شمال سے جنوب کی طرف 15 ملی میٹر سالانہ کی رفتار سے ایک دوسرے کی جانب حرکت کر رہی ہیں۔ عربین پلیٹ کے نیچے دھنے کی وجہ اس کی کثافت کا زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ پلیٹ مقابلاً بھاری ہے جبکہ یوریشیائی پلیٹ بہکی لیعنی اس کی کثافت مقابلاً کم ہے۔ بلوچستان کے ساحلی علاقے مکران کے ساتھ جغرافیائی قربت کی بنا پر اس زون کو مکران سبد کشن زون کہا جاتا ہے۔

عربین پلیٹ کے فرش سندر والے حصے کے شمالی جانب دباؤ (Push) اور زیر پلیٹ دھناؤ کے نتیجے میں ایک اور میکانی فجیر ایکریشنسی پرزم (Accretionary Prism) وجود پذیر ہوتا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ سندر میں گرنے والے چھوٹے بڑے دریا (جن میں سب سے نمایاں دریائے سندھ ہے) خلکی سے مشی اور ریت وغیرہ بہا کر لاتے ہیں اور سندر میں پھیکتے رہتے ہیں۔ اس طرح سندر کے پہنیے پر لاکھوں برس سے اس جاری عمل کے نتیجے میں رسوبات (Sediments) کی تہوں پر جمیں جتی جاتی ہیں جن کی جموجی موٹائی کنی سو میٹر تک جا پہنچتی ہے۔ سبد کشن کے عمل میں زیادہ کثافت رکھنے والی پلیٹ نیچے دھنی جاری ہوتی ہے تو اوپر والی (Overlying) پلیٹ کی ختم چنانی ساخت اس پر نو تہ



دھنسنے والی پلیٹ کے ایک دم پھسلنے کے نتیجے میں بالا دست پلیٹ اوپر کو ابھرتی ہے جو زلزلہ اور سونامی کا سبب بنتی ہے۔

سمندری زلزلے کی طاقت پر ہوتا ہے۔

سونامی کی لمبیوں کے چاروں طرف پھیلنے اور آگے بڑھنے کی رفتار کا دار و مدار سمندر کی گہرائی پر ہوتا ہے۔ گہرے سمندروں میں اس کی رفتار 400 کلومیٹر فی گھنٹہ سے 700 کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ ساحلی علاقوں کے نزدیک ہنپت کر سونامی کی رفتار تو کم ہو جاتی ہے لیکن اس کی اوپرچاری میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔ حالیہ جاپانی زلزلے میں خیکی پر سونامی لمبی بلندی 30 میٹر تک کارڈ کی گئی، جبکہ سمندر میں اس لمبکی اوپرچاری دس میٹر تک ہے۔

”پاکستانی سونامی“، اور اس کا سدیہ باب پاکستان میں متوقع سونامی کے خصیں میں گزشتہ تجربات (ماضی کے سبق) اور حال میں جاپان کے زلزلہ و سونامی کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ یام پاکستان سے صرف دو سال قبل 28 نومبر 1945ء کو کراں سہد کشن زون میں ایک زلزلہ آیا تھا۔ اس کے نتیجے میں سونامی کی موج ابھری اور تیزی سے ساحلی علاقوں پر چڑھ دوڑی۔ نیتھی مال و اسیاب کے زبردست نقصان کے علاوہ چار ہزار قیمتی جانیں ضائع ہو گئی تھیں۔ اس سونامی کی بلندی 15 میٹر یعنی تقریباً 50 فٹ تھی۔ زلزلے کے نتیجے میں ساحل کراں

والی پلیٹ دونوں سخت اور ٹھوں ساخت اور کھربوں میں وزن کی حالت ہونے کے سبب سہد کشن کے عمل کے دوران میں بے انتہا مزاحمت پیش کرتی ہے۔ لہذا سہد کشن زون میں فالٹ لائن (وہ خط جہاں پر دھنسنے والی پلیٹ اور بالا دست پلیٹ ایک دوسری سے ملتی ہیں) پر تو انائی جمع ہونے لگتی ہے اور پھر کئی برسوں کا دورانیہ گزرنے کے بعد یہ تو انائی آخری حدود کو چھوٹنے لگتی ہے۔ اسے تو انائی کی Threshold Value کہتے ہیں۔ یہ کیفیت پیدا ہونے کے بعد اگر زون اور گہرائی کی مزاحمت میں ذرا سا بھی اضافہ ہو جائے تو دھنسنے والی پلیٹ اچانک نہایت تیزی کے ساتھ بالا دست پلیٹ کے نیچے پھسل جاتی ہے اور گہرائی میں جس مقام پر پھسلنے کے عمل کا آغاز ہوتا ہے (زلزلے کا ”فوسس“)، وہاں سے تو انائی کی بے پناہ جمع شدہ مقدار ایک دم خارج ہو جاتی ہے۔ تو انائی سے پیدا ہونے والی لمبی اسپے فوسس سے ہر طرف پھیلتی جاتی ہیں۔ اسی کا نام زلزلہ ہے۔

مرکز زلزلہ (Focus) کی زیر زمین گہرائی زلزلے کی شدت پر اثر انداز ہونے والا ایک بڑا اہم عامل ہے۔ کم گہرائی (دس کلومیٹر کے لگ بھگ) والے زلزلے زیادہ طاقتور زلزلاتی لمبی اسپیدا کرنے کی وجہ سے زیادہ طاقت ور ہوتے ہیں۔ جبکہ زیادہ گہرائی (300 کلومیٹر سے لے کر 700 کلومیٹر) والے مرکز زلزلہ سے اگر کافی زیادہ تو انائی بھی خارج ہو تو سطح زمین کے اوپر پہنچنے پہنچنے اس کی مقدار کافی کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے زلزلہ کم طاقتور ہوتا ہے۔

سونامی کی تکمیل

اگر زلزلے سمندری فرش پر واقع ہو، جیسے خلیج عمان اور بحیرہ عرب کے فرش پر کراں سہد کشن زون میں، تو 6.5 یا اس سے زائد درجے کا زلزلہ سونامی کی پیدائش کا سبب بن سکتا ہے۔ سونامی لمبکی عمودی بلندی کا انحراف



28 نومبر 1945ء کے زلزلے کا مرکز اور سونامی کی پیدائش کا مقام

ساحلی علاقوں کو دور دراز تک اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔ لہذا ان علاقوں میں ایک مستعد خوداری نظام قائم کرنے کی اشہد ضرورت ہے۔ اس کے لیے مختلف ذرائع اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ مثلاً فیکس، ایمس ایم ایس اور نیلی فون کی مدد سے اہم اور خاص افراد اور اداروں کو وارننگ سینیگی جاسکتی ہے۔

ان افراد اور اداروں میں ذرائع ابلاغ، ضلعی و مقامی انتظامیہ، قدرتی آفات سے منجذب کے لیے قائم کردہ تنظیمیں، قانون نافذ کرنے والے ادارے، بچاؤ اور تحفظ فراہم کرنے والی مددگار ایجنسیاں اور ان سب سے متعلق ذمہ دار شخصیات و افسران بھی شامل ہیں۔

گواہی بند رگاہ پر تو میں بحکمہ موسیات نے اقوامِ احمدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) کے تعاون سے سائز نصب کر رکھا ہے تاہم ابھی تک اسے بروئے کاربینیں لا یا گیا۔ اس نظام کے چالو ہونے پر کسی خطرے کی صورت میں بحکمہ موسیات کے سونامی وارننگ مرکز سے سائز کا سونگ دبایا جائے گا۔ تاہم سونامی کے مقام پیدائش کے کم ناصلو پر واقع ہونے کے پیش نظر مختلف موزوں مقامات پر حصہ دسازیں نصب کرنے کی اشہد ضرورت ہے تاکہ خطرے کا شکار آبادیوں کو دور دراز تک فوری اور بروقت اطلاع پہنچائی جاسکے۔ یاد رہے کہ فاصلہ کم ہونے کی بنا پر ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہوتا ہے، چنانچہ ایک ایسا وارننگ سسٹم تکمیل دیا جانا چاہیے جس

سے چند کلو میٹر کی دوری پر جگہ جگہ سے منی اور گارے کا گرم آبی ملخوبہ (Mud) زمین کو بچاڑ کر اٹلنے لگا اور چند ہی دنوں میں پورے علاقوں میں منی اور گاہ پر مشتمل متعدد پہاڑیاں وجود میں آ گئیں جیسیں کچھ بڑی آتش فشاں (Mud Volcano) کہتے ہیں۔

2008ء میں حکومت پاکستان نے سونامی کی بروقت خوداری کا مرکز (Tsunami Early Warning Centre) قائم کر دیا تھا۔ یہ مرکز چند منٹ کے اندر اندر دنیا بھر سے سونامی معلومات اکٹھی کر سکتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ حصول معلومات کا یہ نظام اس قدر مستعد ہے کہ جاپانی سونامی کے ذیباں کی وصولی، اس کی تجزیہ کاری، ملک بھر میں ترسیل اور ابلاغ سیستہ سب کام پندرہ منٹوں میں انجام پا گئے تھے۔ اس مرکز میں جدید ترین مشینیں اور آلات فراہم کیے گئے ہیں۔ تربیت یافتہ افرادی قوت اس قابل ہے کہ موصولہ اطلاعات کے تجزیہ و ترسیل کا عمل منشوں میں منتدا یا جاسکتا ہے۔ تاہم قابل غور بات تو یہ ہے کہ چون کمران سب ڈکشن زدن اور پاکستان کے ساحلی علاقوں کے درمیان فاصلہ صرف 50 کلومیٹر کے لگ بھگ ہے۔ لہذا کسی سمندری زلزلے اور نتیجتاً سونامی کا طوفان اٹھنے کے بعد باور کیا جاتا ہے کہ اس کی لہریں 10 سے 15 منٹ کے اندر ترقیتی ساحلی آبادیوں تک پہنچ کر تباہی مچا دیں گی، جبکہ ایک گھنٹے کے اندر یہ



مارچ 2011ء کے زلزلے سے پیدا ہونے والی سونامی
لہروں کا دائرة عمل -

کے ذریعے سونامی کی اطلاعات خطرے کا شکار قائم ساحل آبادیوں تک براہ
راست پہنچائی جائیں اور بالواسطہ ذرائع اختیار کرنے کا قدم اور روایتی

طریقہ بکر ترک کر دیا جائے۔ واضح رہے کہ راجح وقت طریقہ کار میں
اوپر سے نیچے کی ترتیب کے ساتھ سرگاری و فناٹ اور افسوسی کا عمل دشل پاٹا
جاتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ سرخ نیتے اور عمومی بے حصی کے سبب بے پناہ
وقت ضائع کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ سونامی کی خوفناک لہروں کے عینچے سے
پہلے اطلاع پہنچانے کے لیے درکار ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہوتا ہے۔

پیارے قارئین! بات دراصل یہ ہے کہ ہماری زمین ایک زندہ اور
متحرک (Dynamic) سیارہ ہے۔ جس کے نتیجے میں دنیا کے مختلف نطشوں
میں چھوٹے بڑے زلزلے اور سمندری زلزلے اور ان کے نتیجے میں سونامی¹
طوفان ہمارے مدد سال کا حصہ بنتے رہتے ہیں۔ ان طبی اسباب کو ہم
روک نہیں سکتے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل سے کام لے کر انسانی جان و
مال کے احتلاف کو کم تو کر سکتے ہیں۔ بس یہی ہمارے کرنے کا کام ہے۔

☆☆☆

مُلک کی بڑی علاقائی زبانوں کے الفاظ پر مشتمل منفرد لغت

9 زبانی لُخت

(اردو، انگریزی، سندھی، پنجابی، بلوچی، پشتو، سرائیکی، فارسی، براہوی)

تقریباً انہزار الفاظ پر مشتمل

روزمرہ بول چال میں استعمال ہونے والے الفاظ

دوسری زبان سکھنے کا بہل ذریعہ

ماہرین لسانیات، اساتذہ، طباء، عام قارئین کی ضرورت

مرتبہ : پروفیسر عبدالعزیز میٹنگل صفحات : 658 قیمت : 1000 روپے

آج ہی طلب فرمائیں:

اردو سائنس بورڈ، 299- اپر مال، لاہور